RAHAT-UL-QULOOB
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

مولاناشاہ حکیم محمداخترؒ(سلسلہ اختریہ) کی مشہور کتب ومواعظ کاتعارفی جائزہ

An Introdutory Review of the Remarkable Books and Exhortations of Molana Hakim Akhtar R.A (Silsla e Akhtaria)

AUTHORS

1. *Waleed Khan, Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Mohi-ud-din Islamic University, Nerian Shareef, AJK*
   Email: waleedkhan764110.wk@gmail.com
   orcid id: https://orcid.org/0000-0002-4466-6344

How to Cite: Khan, Waleed. 2021. “URDU: مولاناشاہ حکیم محمداخترؒ(سلسلہ اختریہ) کی مشہور کتب ومواعظ کاتعارفی جائزہ: An Introdutory Review of the Remarkable Books and Exhortations of Molana Hakim Akhtar R.A (Silsla E Akhtaria)”. *Rahatulquloob* 5 (1), 87-94.
https://doi.org/10.51411/rahat.5.1.2021/143.

URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/143
Vol. 5, No.1 || January–June 2021 ||URDU- P. 87-94
Published online: 17-01-2021

QR. Code

مولاناشاہ حکیم محمد اخترؒ(سلسلہ اختریہ) کی مشہور کتب ومواعظ کاتعارفی جائزہ

An Introdutory Review of the Remarkable Books and Exhortations of Molana Hakim Akhtar R.A (Silsla e Akhtaria)

ولید خان

ABSTRACT:
Molana Hakim Muhammad Akhter was born in 1923 in village Atheha in the District of Pratapgarh province Uter Pardesh (UP) India. He got his religious education from his saint Molana Abdul Ghani Pholpuri in Madarasa Bait-ul-Aloom which is located at Sarai Meer district Azam Ghar India and after this he, got Medical Education from Tibbia College Allahabad. He was a Sufi, a great scholar, acknowledged writer and a kind reformer. Molana Muhammad Akhter was the founder of Silsla e Akhrtaria. (Religious and Spiritual genealogy) He also set up a Madrasa Asharaf ul Madaris and Khankah Imdadia Ashrafia in Karachi. Number of his followers and scholars are his disciple who got the knowledge of Sharia (Islamic laws) Tariqat (mystic ways of life). Moreover, he established a NGO "Al-Akhtar trust International" in 2001 for the well_being of humanity. As in the present scenario, our society is carried by nominal Islamic practices and trends, thus in this regard Shah Hakim Muhammad Akhter came forward to root out these types of evils from the society through the succession of Silsa e Akhatria. He wrote down various Islamic books which were translated in Arabic, Urdu, and Garman& English language. So books of Molana Hakim Muhammad Akhter are not only famous in Pakistan but also in India, South Africa, France, Saudi Arabia, Bangladesh, Barma and in other countries of the world. However, the main objective of this article is to take a review of the introduction of highly noted and leading books and Exhortation of Molana Hakim Muhammad Akhtar (Silsila e Akhtaria) and bring forth the prominent features of them.

Keywords: Shah Muhammad Akhtar, Silsla e Akhtaria, Mystic, Scholar, Exhortation.

تاریخ اسلام علم وحکمت اور طریقت ومعرفت سے بھری پڑی ہے۔روحانیت اور علم کے نور سے اولیاء اکرام نے اس دنیا کو منور کیا۔ یہ سلسلہ انبیاء اکرام سے شروع ہوا اور نبی کریم ﷺ کے بعد صحابہ کرام اور پھر اولیاء اللہ نے امت محمدیہ کی رشد وہدایت اور دعوت و تبلیغ کے کام کا ذمہ اٹھایا۔اولیاء کرام نے صحرا، میدان و جنگل ہر جگہ دین حق کا پیغام پہنچایا لوگوں کو باطنی تربیت اور کمالِ معرفت اولیاء کرام کی صحبتوں اور زندگیوں کی بدولت حاصل ہوئی۔اولیاء کرام اس انسانیت کا نمونہ ہوتے ہیں۔دنیائے اسلام پر تصوف وسلوک کے میدان میں جن ہستیوں وسلاسل تصوف نے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں اور جنہوں نے میدان تصوف وسلوک میں قائدانہ کردار سر انجام دیا ہے اور امت محمدیہ کی اصلاح وفلاح کیلئے انتھک محنت وکوششیں کی ہیں اور مروجہ تصوف وسلوک کی لائن سے ہٹ کر حقیقی اور صحیح معنوں میں سنت کے مطابق طرزِ عمل اختیار کیا اور جن علما اور بزرگوں کی علمی و تصنیفی خدمات دعوتی و تبلیغی مساعی اوران سے وابستہ اشخاص ورجال نے دنیائے اسلام کے

دینی وعلمی ماحول کومتاثر کیااورانسانوں کے ایک بڑے طبقے کا رشتہ ان کے حقیقی خالق ومالک سے جوڑا،ان نیک ہستیوں میں سے شاہ حکیم اخترؒ کااسم گرامی بہت ممتازاور نمایاں ہے۔مولاناشاہ حکیم محمد اخترؒ1923ء[1] میں ہندوستان(انڈیا)کے صوبہ اترپردیش(یوپی)کے ضلع پرتاب گڑھ کی ایک چھوٹی سی بستی اٹھیہہ کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔آپ کے والدِ گرامی کانام محمد حسین تھاجوایک سرکاری ملازم تھے۔مولاناشاہ حکیم محمد اختر اپنے والد صاحب کے اکلوتے فرزند تھے آپ کی دو ہمشیرہ تھیں۔درجہ چہارم تک اردو تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولاناشاہ حکیم محمد اختر نے اپنے والد صاحب سے درخواست کی کہ علم دین حاصل کرنے کیلئے دیوبند بھیج دیا جائے،لیکن والد صاحب نے مڈل اسکول میں داخل کرا دیادرجہ ہفتم کے بعد مولاناشاہ حکیم محمد اختر کے والد گرامی نے پھر اصرار سے طبیہ کالج الہ آباد میں داخل کرادیااور فرمایاکہ طبی تعلیم کے بعد عربی اوراسلامی تعلیم حاصل کرلینا۔چناچہ والد صاحب کی خواہش پر طب کی تعلیم طبیہ کالج الہ آباد سے مکمل کی۔مولاناشاہ حکیم محمد اختر اپنے شیخ کے مدرسہ بیت العلوم میں دینی تعلیم حاصل کی،بعض ساتھیوں نے مشورہ دیاکہ دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیناچاہیے لیکن حضرت نے انکارکر دیاکہ وہاں مجھے اپنے شیخ کی قربت نہیں میسر ہو گی جو علم کی روح ہے،فرمایاکہ علم میرے نزدیک درجہ دوم اوراللہ تعالیٰ کی محبت درجہ اول میں ہے،یہاں علم کے ساتھ مجھے شیخ کی صحبت نصیب ہو گی جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ملیں گے۔مولاناشاہ حکیم محمد اخترؒ نے اتنی محنت سے پڑھا کہ درس نظامی کے آٹھ سال کے نصاب کو بہت کم وقت یعنی چار سال میں تکمیل کی،اور بخاری شریف کے اخری ابواب اپنے مربی مولاناشاہ عبدالغنی پھولپوریؒ سے پڑھے۔

شاہ حکیم محمد اختر اپنے اکابرواسلاف کی مثل حقیقی معنوں میں مقامِ احسان پر فائز تھے۔وہ ایک مربی،مصلح،مرشد اور میکدہ تصوف کے وہ ساقی تھے جورندوں کو خدا کی محبت کاجام پلاتے تھے۔ان کی ذات مدرسہ وخانقاہ کی جامع تھی۔ان کی ذاتِ گرامی تکوینی طور پر دین اسلام کی حقانیت،حق وصداقت کی ایک واضح دلیل اوراسلامی تاریخ کی دعوت وعزیمت کی ایک زریں کڑی اوراس کا تسلسل ثابت ہوئی۔جس طرح آپ کے صحبت یافتہ اوراپ سے فیض پانے والے لوگوں کی روحانی رہنمائی کرتے رہیں گے اسی طرح اپ کے سلسلہ تصوف جو سلسلہ اختریہ کے نام سے پہچاناجاتاہے سے لوگوں کی اصلاح اوران کے تزکیہ نفس اور ہدایت کاذریعہ بنیں بنا۔موجودہ دور میں مسلمان صرف کلمہ گوئی کی حد تک مسلمان رہ گئے ہیں رسل ورسائل کی تیزرفتاری نے دنیاکوایک گلوبل ویلیج میں بدل کرر کھ دیاہے۔ٹیلی فون،ٹیلی ویژن،کمپیوٹر،انٹرنیٹ اور سوشل میڈیاکی وجہ سے اب قوموں کی تسخیر روایتی ہتھیاروں کی بجائے ثقافتی برتری کی بناپر ہونے لگی ہے۔ایسے میں اگر ہم نے اپنامذہبی تشخص برقراروبرتر رکھناہے توہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے روحانی تربیت حاصل کرناہو گی اور یہ صرف تب ہی ممکن ہو سکتاہے کہ جب ہم "الا بذکراللہ تطمئن القلوب" کاورد کرتے جائیں۔برصغیر میں معروف سلاسل تصوف مثلا: نقشبندیہ،سہروردیہ،قادریہ،چشتیہ وغیرہ کے علاوہ بہت سے سلاسل تصوف موجود ہیں۔ان سلاسل کے پیروکاروں نے ان نظریات پر سختی سے عمل کرناشروع کیا۔نتیجتاان میں بھی بہت سی گمراہیاں پیدا ہو گئیں جنہیں وہ ازراہ تعصب وجہالت عین اسلام قرار دینے لگے۔فرائض وواجبات کی جگہ رسوم نے لے لی،رفتہ رفتہ صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ اگر کوئی شخص خالص اسلامی عقائد پر عمل پیرا ہوناچاہتاتوان لوگوں کی طرف سے اس کی سخت مزاحمت ہوتی۔عوام الناس کاطبقہ توایک طرف رہاخواص،امراءاور علماء تک ان گمراہیوں سے محفوظ نہ تھے۔دور حاضر میں تومذہب سے بیگانگی اس حد تک بڑھ گئی

ہے کہ لوگ قران و حدیث کو بھلا کر خود ساختہ رسوم اور سوشل میڈیا کو ہی عین اسلام قرار دینے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا شاہ حکیم اخترؒ کو ذہن و فکر کی بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا، انھوں نے جہاں معاشرے کے مختلف طبقات میں پیدا ہو جانے والی خرابیوں کی نشاندہی کر کے ان کی اصلاح کے لۓ تجاویز دیں وہیں انھوں نے تصوف کے میدان میں بھی اصلاح احوال کی مساعی کیں۔ تصوف کی تعلیمات میں خود ساختہ مشائخ کی جانب سے اس قدر غیر اسلامی نظریات کی امیزش ہو چکی تھی کہ ان کی اصلاح کرنا تقریبا ناممکن ھو گیا تھا۔ ایسے میں مولانا شاہ حکیم اخترؒ نے اپنا سلسلہ تصوف "سلسلہ اختریہ" عوام کے سامنے پیش کیا۔ مولانا شاہ حکیم اخترؒ نے اپنی مختلف تصانیف میں سلسلہ اختریہ کی وضاحت کی انھوں نے اپنے سلسلہ اختریہ پر ایک مبتدی کے لۓ عمل پیرا ہونے کیلئے مختلف روح کی بیماریوں کی نشاندہی کی ہے اوران روحانی بیماریوں کا علاج بھی بیان کیا۔ سلسلہ اختریہ تصوف و سلوک، افراط و تفریط سے پاک اور خالص اسلامی عقائد و نظریات کا مجموعہ ہے مولانا شاہ حکیم اخترؒ نے اپنے سلسلے میں قران و حدیث پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ اس نفسا نفسی اور بے سکونی کے دور میں جب کہ نوع انسانی مختلف انسانی ذہنی امراض کا شکار ہو رہی ہے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ نہ صرف ہم خود اپنی روحانی تسکین سلسلہ اختریہ سے حاصل کریں بلکہ دنیا کی دیگر اقوام کی بھی اس سلسلے میں رہبری کریں۔ مولانا شاہ حکیم اخترؒ ہر وقت دعوت و فکر، اضیاف واسفار کی کثرت، خطبات وارشادات کی مصروفیت پر آپ نے تصانیف و تالیفات کے شعبہ میں ایسا سرمایہ چھوڑا ہے جو اج امت کی رشد وہدایت کا ذریعہ ہے۔ اپ کی تقریبا دو سو پچاس کے قریب تصنیف و تالیفات ہیں۔ آپؒ کی تصنیفات جن میں قران و حدیث، تصوف و سلوک، شریعت و طریقت، سفر نامے،، مکتوبات وملفوظات اور مواعظ حسنہ وشعری مجموعہ شامل ہے۔ اپ کی تصنیفات و تالیفات کے ساتھ ساتھ بہت سے مضامین مختلف عنوانات کے تحت اپ کے رشحاتِ قلم کا نتیجہ ہیں جو جامعیت، ترتیب اور علمی مواد کے حسن اور قوی دلائل کی وجہ سے امت کی توجہ کا مرکز ہیں۔ اپ کی تصنیفات و تالیفات کا زیادہ موضوع تزکیہ واصلاح نفس اور محبت و معرفتِ الٰہیہ ہے۔ آپ کے تحریری مواد کو دو حصوں میں منقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ وہ ہے جو اپ نے خود تحریر فرمایا اوراس کو کتابی شکل دی دوسرا حصہ وہ ہے جو اپ کے ہم مجلس وخلفاء، اپ سے تربیت پانے والوں اوراستفادہ کرنے والوں نے اپ کے ارشادات و مواعظ اور ملفوظات و مکاتیب کو کتابی شکل دی۔ آپ کے قلم سے نکلے ان جواہر کا مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہے۔

معارف مثنوی:

مولانا حکیم محمد اخترؒ کا سب سے اہم اور بڑا علمی و تصنیفی کام مثنوی روم کی تشریح و تلخیص ہے۔ یہ علمی کتاب دنیا میں معارف مثنوی کے نام سے مشہور ہے۔ اپکے اس علمی کاوش کی اہمیت کو سمجھنے سے پہلے معارف مثنوی کی اہمیت کو سمجھنا بہت بھی لازمی ہے۔ مولانا جلال الدین رومیؒ کی مثنوی عشقِ الٰہی کا درد بھرا کلام ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جس سے ہر زمانے کے اولیاء علماء واکابر، اور صوفیاء اکرام نے استفادہ کیا ہے۔ مولانا رومؒ نے قران، حدیث و سنت کے علوم امت مسلمہ کو سمجھانے کیلئے مثالوں کو بڑے عاشقانہ انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ مثنوی شریف کے بعض اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مضمون اپ کے دل میں من جانب اللہ القاء کیے جاتے تھے [2]۔ ہندوستان کے مشہور شاعر مولانا عبد الماجد دریا آبادیؒ [3] مثنوی کے بارے میں اپنے زمانہ دہریت کے تاثرات بیان کرتے ہوۓ فرماتے ہیں: "کتاب (مثنوی) شروع کرنے کی دیر تھی ایسا معلوم ہوا جیسے کسی نے جادو کر دیا ہو، کتاب چھوڑنا چاہوں بھی تو کتاب مجھے نہیں چھوڑ رہی ہے، اس وقت اپنی فارسی استعداد تھی ہی

کیااس پر بھی کشش و جاذبیت کا یہ عالم کہ بے اختیار پڑھتے چلا جاتا ہوں اور سر نہیں اٹھا پاتا ہوں۔ دیوانوں کی طرح ایک مستی بے سمجھے بوجھے ہی محسوس کر رہا ہوں کہاں کا کھانا اور کہاں کا سونا، بس جی میں یہی کہ کمرہ بند کر کے خلوت میں کتاب پڑھے جایئے کہیں کہیں انسو بہایئے بلکہ کہیں کہیں چیخ بھی پڑیے ، ادھر کتاب ختم ہوئی ادھر شکوک و شبہات بغیر کسی ردو قدح میں پڑے اب دل سے کافور تھے "[4]۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اپنے فرمودات میں فرماتے ہیں: " فقیر نے اپنی عادت کرلی ہے کہ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو اپنے پاس ضرور رکھتا ہوں۔ "[5]

مولانا اشرف علی تھانویؒ مثنوی کے متعلق فرماتے ہیں " اس کے طرز بیان میں شور عشق بحسن اسلوب زیادہ کیا ہے اور اس ادائے خاص میں اماماں عاشقین تھے اور گویا کہ جذباتِ الٰہیہ واسرار صمدیہ ان کے لیے ودیعت رکھے گئے تھے اور اصولِ دینیہ اور اسرار و معارف ربانیہ کو انواع انواع طریقوں سے ظاہر و ہویدا فرمایا ہے بالجملہ تعریف مثنوی معنوی جو کچھ کہ کی جائے ایک مجملہ سو کے بھی نہ ہو سکے گی "[6]۔ مولانا حکیم اخترؒ مثنوی کے متعلق فرماتے ہیں: " مثنوی نہ صرف تصوف واخلاق کی کتاب ہے بلکہ یہ عقائد و کلام کی بھی بہترین تصنیف ہے۔ مسائل تصوف کے ہوں یا علم کلام کے ان کو تمثیل اور تشبیہہ سے اس طرح واضح اور ذہن نشین کیا گیا ہے کہ ان کے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ اس صفائی اور ستھرائی سے سلجھا کر بیان فرمایا ہے کہ اس کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں معلوم ہوتی۔ تصوف اور کلام کے مہمات مسائل میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو نظر انداز ہو گیا ہو[7]۔ فرماتے ہیں احقر ابھی بالغ نہیں ہوا تھا اور پھر اللہ پاک نے مجھے ایسا شیخ عنایت فرمایا جو مثنوی کے عاشق تھے اور فرماتے تھے کہ " مثنوی شریف میں آگ بھری ہوئی ہے اور اپنے پڑھنے والوں کے سینے میں بھی اگ لگا دیتی ہے "[8] مولانا محمد یوسف بنوریؒ معارف مثنوی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ " مولانا حکیم محمد اخترؒ کی تالیفِ لطیف معارف مثنوی پڑھ کر مجھ کو موصوف سے اتنی عقیدت ہوئی جس کا میں تصور نہیں کر سکتا تھا۔ فارسی، اردو میں قدرتِ شعر، حسن ذوق، پاکیزگی خیالات، دردِ دل کا بہترین مرقع ہے "[9]

معارف مثنوی شریف کو تین حصوں میں منقسم گیا ہے پہلا حصہ حکایاتِ ناصحانہ پر مشتمل ہے، جس میں بہت پر اثر حکایات کو منتخب کیا گیا ہے۔ ہر ایک حکایت کے نتائج و نصیحت کے بعد دوسری حکایت کو شروع کیا گیا ہے۔ حکایات میں مختلف جگہوں پر آپؒ کے اشعار کی تضمین نے حکایات کو اور پر لطف بنا دیا ہے۔ مختلف جگہوں پر آپؒ نے بطور تائید اپنے شیخ و مربی کے ارشادات تحریر فرمائے ہیں۔ اس میں گویا بہت سارے عارفین و صوفیا کے ملفوظات معارف مثنوی میں اکٹھے ہوگیے ہیں۔ ابمعارف مثنوی لفظی ترجمہ ہی نہیں بلکہ ایک مستقل و مکمل تحریر ہے ۔کتاب دل چسپ، پر اثر اور عام فہم و مفید ہے۔ معارف مثنوی کے حصہ دوم میں مختلف عنوانات جس میں صبر، خشیت و تقویٰ، شکر، اخلاص تواضع، شہوت غصہ، ادب، عشق، تکبر، وغیرہ جیسے مضامین کے مطابق اشعار کا انتخاب شرح کے ساتھ کیا گیا ہے۔ جس سے کتاب پڑھنے والے کو کم وقت میں اسانی سے مواد میسر ہو جاتا ہے۔ مثنوی روم کے تقریبا ساڑھے اٹھائیس ہزار اشعار میں سے ان تمام موضوعات پر اشعار کو تلاش کرنا بہت زیادہ مشکل تھا۔ معارف مثنوی کے حصہ سوم میں آپؒ نے مولانا رومی کے دعائیہ اشعار اور مناجات مقبول کو شرح کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ آپؒ نے اشعار اور مناجات اس انداز سے تحریر فرمایا ہے کہ کتاب پڑھنے والے مولانا روم کی زبان میں دعا مانگ کر اللہ تعالیٰ کی خشنودی اور قرب حاصل کر سکیں۔

رسول اللہ ﷺ کی نظر میں دنیا کی حقیقت:

حدیث کی کتب میں ایک حصہ ”کتاب الرقاق“ کا ہوتا ہے۔ اس حصہ کی تشریح کرتے ہوئے مولانا منظور احمد نعمانی [10] فرماتے ہیں۔ حدیث کی کتابوں میں جس طرح کتاب الایمان، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب النکاح، کتاب البیوع وغیرہ عنوانات ہوتے ہیں اسی طرح ایک عنوان ”کتاب الرقاق“ کا ہوتا ہے۔ ہر باب کے تحت اس کے عنوان کی حدیث نقل کی جاتی ہے۔ اسی طرح کتاب الرقاق کے ذیل میں وہ حدیثیں درج کی جاتی ہیں جن سے دِل میں رقت اور گداز کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ دُنیا سے دلچسپی کم اور اخرت کی فکر بڑھے اور ادمی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اخروی فلاح کو اپنی زندگی کا مقصد بنائے۔ اس کے علاوہ اسی عنوان کے تحت رسول اللہ ﷺ کے موثر خطبات و نصائح اور مواعظ بھی درج کئے جاتے ہیں۔ حدیث کے ذخیرے میں سب سے زیادہ مؤثر اور زندگی کا رخ بدلنے کی سب سے زیادہ طاقت رکھنے والا حصہ یہی ہوتا ہے ،جو کتب میں کتاب الرقاق کے ذیل میں درج ہوتا ہے اس لئے اس کی خاص اہمیت ہے اور کہا جا سکتا ہے حقیقی اسلامی تصوف کی یہی اساس ہے [11]۔ کتاب "رسول اللہ ﷺ کی نظر میں دُنیا کی حقیقت" کتاب مشکوٰۃ المصابیح سے منتخب حدیثوں کا ترجمہ و تشریح ہے۔ اپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب مولانا عاشق الٰہی بلند شہری کی فرمائش پر 1394ھ میں تحریر فرمائی۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل عنوانات کی 185 حدیثیں شامل ہیں۔ کتاب الرقاق (دل میں نرمی پیدا کرنے والی احادیث)۔ نبی کریم ﷺ کا انداز معاشرت اور فقراء کی فضیلت کا بیان۔ حرص لالچ وآرزو کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے مال سے اور عمر سے محبت رکھنے کا بیان۔ توکل اور صبر کا بیان۔ ریاکاری کا بیان۔ ڈرنے اور رونے کا بیان۔ لوگوں کی حالت میں تغیر اور تبدیلی کا بیان۔ نصیحت کرنے اور ڈرنے کا بیان۔ شرح کے بارے میں آپؒ نے زیادہ تر کام مشکوٰۃ کی شرح مظاہر حق سے نقل کیا ہے۔ آپؒ کو اس کتاب کی تحریر پر بھی علماء وعوام کی کو کلماتِ تحسین سے نوازا گیا ہے۔

انسان طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا رہتا ہے۔ کبھی اسکی جان پر کوئی آفت آجاتی ہے کبھی اہل وعیال کی طرف پریشانی، اس طرح کی اور بہت سی باتوں کی وجہ سے انسان پریشان رہتا ہے اور وہاں پریشانیوں کے حل کے لئے اپنی سی کوششیں کرتا رہتا ہے۔ اس دوڑ دھوپ میں اس کی نظر قرآن کی طرف نہیں جاتی۔ حالانکہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے ان پریشانیوں کے حل کے لئے بہت سے نسخے ارشاد فرمائے ہیں۔

آپؒ نے ان میں سے بعض نسخوں کو اس رسالے کے پہلے حصے میں جمع فرمادیا ہے اس رسالہ کا دوسرا حصہ ایمان پر خاتمہ کیلئے سات نسخوں کے بیان پر مشتمل ہے ۔ ایمان پر خاتمہ یقیناً بہت بڑی نعمت ہے ۔ جو اس نعمت سے محروم ہو گیا اس سے بڑا محروم کوئی نہیں۔ آپؒ نے قران وحدیث کی روشنی میں مختلف نسخے جمع فرما کر امت مسلم کی نجات کے لیے بہت بڑا کام کیا ہے [12]

معمولات صبح وشام: قران وحدیث کے چھپے ہوے خزانے اور خاتمہ بل ایمان کیلئے سات مدلل نسخے نامی رسالے کا پہلا حصہ قران وحدیث کے اور دوا دعیہ پر مشتمل ہے جو مختلف پریشانیوں کے حل کیلئے اکسیر ہیں مذکور ہر سالہ کا پہلا حصہ معمولاتِ صبح وشام کے نام سے تفصیل کے ساتھ طبع ہو چکا ہے جس میں پر آپؒ سے تعلق رکھنے والوں کیلئے اس کتابچہ میں موجود معمولات کو اپنی زندگی میں لانے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

اصلاح الاخلاق: اچھے اخلاق اختیار کرنا اور بڑے اخلاق سے بچنا چاہئے یہ سب ہم جانتے ہیں مگر اچھے اخلاق کی فہرست میں کون کون سے اخلاق آتے ہیں اور وہ کونسے اخلاق ہیں جنہیں بُرے اخلاق کہا جاتا ہے ۔ اس بات سے بہت سے لوگ بے خبر ہیں پھر ایسے لوگ بھی کم نہیں جو یہ

جانتے ہیں کہ فلاں فلاں اچھے اور فلاں فلاں برے ہیں۔ مگر ان کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں آپؒ کے تحریر فرمودہ رسالہ اصلاح اخلاق میں اچھے اور بُرے ہر دو طرح کے اخلاق کا ذکر ہے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق کے حصول اور برے اخلاق سے بچنے کے طریقے بھی مختصر انداز کو رہیں۔ رسالہ اپنے اختصار کے باوجود حد درجہ نافع ہے۔

حقوق شیخ اورآداب: بہت سے مریدین اپنے مرشد کی خدمت میں سالہا سال رہنے کے باوجود مقصود سے محروم رہتے ہیں۔ اسی محرومی کا بڑا سبب شیخ کے حقوق میں کوتاہی اور اداب کی رعایت نہ رکھنا ہے۔ آپؒ نے مولانا الشاہ اشرف علی تھانویؒ کے ملفوظات، کمالات اشرفیہ سے ایک رسالہ حقوق شیخ اور آداب کے نام سے مرتب فرمایا جس میں شیخ کے حوالے سے حضرت تھانویؒ کے پچانوے ملفوظات جمع کئے گئے ہیں۔ ہر ملفوظ سالکین کے لیے حرز جان بنانے کے قابل ہے۔

دستور تزکیہ نفس: آپؒ نے اپنے شیخ مولانا ابرار الحق ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک طویل عرصے تک خطو کتابت کے بعد گناہوں میں مبتلا شخص کے لئے اصلاح کا ایک دستور مرتب فرمایا یہ دستور العمل دستور تزکیہ نفس کے نام سے چھپ کر بڑی تعداد میں لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب کا ذریعہ بن چکا ہے۔ کئی افراد کی زندگیاں انقلابی بن چکی ہیں۔

ایک منٹ کا مدرسہ: آپؒ نے اپنے شیخ شاہ ابرار الحقؒ کے ارشادات پر مشتمل ایک رسالہ "ایک منٹ کا مدرسہ" کے نام سے مرتب فرمایا ہے مشاغل کی کثرت اور شوق و رغبت کی کمی کے اس دور میں یہ رسالہ حد درجے نافع ہے۔ اس رسالہ میں نماز کی سورتوں، دعاؤں اور تسبیحات کے ایک ایک لفظ کا ترجمہ سکھلایا ہے نماز کی ایک ایک سنت بتادی گئی ہے۔ بڑے بڑے گناہ ذکر کئے گئے ہیں۔ گناہوں کے وہ نقصانات جو دنیا میں ہوتے ہیں ان کی خبر دی گئی ہے اور نیکیوں کے وہ فوائد جو دنیا میں عطاء ہوتے ہیں ان کا بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ہردوئی اور آپؒ کے اخلاص کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس ایک منٹ کے مدرسے کو قبولیت عامہ فرمائی ہے۔ سینکڑوں مساجد میں اس کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔

نوائے غیب: آپؒ کے شیخ شاہ محمد احمدؒ اردو زبان کے عظیم شاعر تھے آپ رح کا کلام عرفان محبت کے نام سے چھپ چکا ہے۔ آپؒ کے کلام کے بارے میں معاصر علماء و مشائخ کی آراء بہت بلند ہیں۔ آپؒ نے مولانا احمد پرتاب گڑھیؒ کے کلام کے بعض اشعار کی شرح نوائے غیب کے نام سے تحریر فرمائی ہے۔ اس کے مقدمے میں فرماتے ہیں: "مولانا موصوف نے اپنے اشعار میں سلوک کے اسرار و رموز بیان فرمائے ہیں لیکن بدون شرح اس کی حقیقت سمجھنا عام لوگوں کیلئے مشکل ہے اسی طرح بعض لوگوں کیلئے خصوصی اصطلاح اتمثل درد دل، غم ہجر، شوق، وصال سے مجازی معنی کی طرف تصور نقصان دہ بھی ہو سکتا تھا اسلئے احقر نے شرح کی ضرورت محسوس کی۔" صاحب کلام مولانا شاہ محمد احمدؒ نے اس کی شرح کو نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور آپؒ کو فرمایا کہ آپؒ جس طرح میرے کلام کی شرح کی میرا دل جان بے حد مسرور و متاثر ہیں۔

آفتاب نسبت مع اللہ: یہ رسالہ افریقہ میں کیے گئے اسفار کا مجموعہ ہے جو بڑی کتابی کی شکل میں ہے۔ آپؒ کے درددِل کا ترجمان ہے۔ آپؒ عرض مرتب میں اس کتاب کو متعارف کرواتے ہوئے فرماتے ہیں" جنوبی افریقہ کے احباب کی دعوت پر 1990ء سے 2004ء تک تقریباً ہر سال ایک مرتبہ بعض دفعہ سال میں دو مرتبہ آپؒ جنوبی افریقہ کا سفر کرتے تھے۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ نے جو دین کا کام آپؒ سے لیا ہے۔ خواص و عام سب آپؒ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ یہ کتاب 1998ء کے جنوبی افریقہ کے سفر کا مجموعہ ہے جو آپؒ کے اٹھویں سفر کا مجموعہ ہیں۔ ہمیشہ کی

طرح احقر نے مختلف جگہ پر ہونے والے بیانات کو آپؒ کی برکت سے جمع کیااس سفر نامہ کو افادہ عام کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت سے نوازے اور سب کو اس فیض سے مستفیض ہونے کی توفیق دے۔

خلاصہ بحث

یہ مختصر تذکرہ مولناشاہ حکیم اخترؒ کی تصنیفات اور تالیفات سے بارے میں ہے۔ اس کے علاوہ آپؒ نے 54 ضخیم کتب تحریر فرمائیں اور تقریبا200 سے زائد مواعظ رسالوں کی شکل میں چھپے ہوئے ہیں جو ہر خاص وعام کے لیے نہایت مفید ہے، آپؒ شریعت وطریقت میں اعلی مقام پر فائز تھے آپؒ تقریباً ایک صدی تک دنیا کے ظلمت کدہ پر اپنی نورانی، عالمانہ، عارفانہ کلام و قلم سے دنیاوالوں کو حقیقت دنیا سے روشناس کرواتے ہوئے اس دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف رحلت فرما گئے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی قدسی شخصیت سے فیضان کے جو دریا جاری فرمائے، وہ آپؒ کی رحلت کے بعد بھی دنیاوالوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو زبان ایسی عطا کی تھی کہ پھول جھڑتے تھے اور قلم ایسا عطا کیا تھا کہ پھول کھلتے تھے۔ آپؒ کی کتب اور مواعظ کا 23 زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے، جو لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر دنیا بھر میں بلا معاوضہ تقسیم ہو چکے ہیں، جس کی وجہ سے اُمتِ مسلمہ کے ایک بہت بڑے طبقہ کو ان مواعظ کی برکت سے ہدایت کی روشنی ملی۔

حوالہ جات

[1] فغان اختر، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال کراچی، ج جلد 1 شمارہ 1 نومبر، دسمبر، جنوری 2014ء، ص 25

[2] قافیہ اندیشمو دلدار من گوید ممندیش جز دیدار من۔ چوں فتاد از روزنِ دل افتاب ختم شد واللہ اعلم بالصواب۔

[3] مولانا عبد الماجد دریابادی 16 مارچ 1892 کو دریا آباد، ضلع بارہ بنکی، بھارت میں ایک قدوائی خاندان میں پیدا ہوئے آپ محقق اور مفسر قرآن تھے۔ آپ نے انگریزی کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی ایک جامع تفسیر قرآن لکھی ہے۔

[4] مولانا عبد الماجد دریا آبادی، آپ بیتی، مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی 1996ء، ص 251-252

[5] مولانا اشرف علی تھانویؒ، امداد المشتاق الیٰ اشرف الاخلاق، مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی محلہ خانقاہ دیوبند، ص 38

[6] ایضا، ص 13،12

[7] شاہ حکیم اختر، معارف مثنوی، کتب خانہ مظہری کراچی، 1996ء، ص 9

[8] ایضا، ص 1

[9] سید عشرت جمیل میر، مولاناشاہ حکیم اختر کے مختصر حالاتِ زندگی اور سانحہ وفات، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، گلستان جوہر، کراچی، ص 10 / فغانِ اختر ص 312

[10] مولانا محمد منظور نعمانی محدث جلیل عالمِ ربانی مصنف و ادیب اور مناظر تھے 1905 میں ضلع مراد آباد کے قصبہ سنبھل میں ولادت ہوئی حضرت مولانا نعمانی کی کتابوں کو جو حسن قبولیت حاصل ہوئی اس میں حسن نیت کے ساتھ ان کے حسن بیان کا بھی دخل ہے۔ مشہور کتابوں میں معارف الحدیث، دین و شریعت، مجلہ الفرقان لکھنؤ، تصوف کیا ہے، اسلام کیا ہے وغیرہ ہیں۔ مئی 1997ء کو جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ (تذکرہ اکابر، مولانا نظام الدین قاسمی، 2012ء)

[11] مولانا منظور احمد نعمانی، معارف الحدیث، دارالاشاعت، کراچی، اپریل 2007ء، ج 2، ص 25

[12] شاہ حکیم محمد اخترؒ، ایمان پر خاتمے کے لئے سات مدلل نسخے، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی، ص 71